الجامعة البنورية العالمية
دار الافتاء والقضاء
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان
email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

Name :	**Syed Asim Ali**	Serial No :	**32307**	MODE: **Regular**
Address :	**Khi**	Date :	**12/16/2017**	
Subject :	**احکام مسجد**	Contact No:		
Writer :	یاسر حسین	Email :		

Kiya masjid main kursi per bhate ker namaz ada ke ja saketi hay ... halan kay insan main itni himat hay kay who koch time kharay ho ker namaz ada ker sakay ... sajday aure rakoo main kursi (chair) per bhate ker he sajda aure rakoo ada keray .. to kiya namaz ho jaeay ge aur ager who mukamal namaz bhate ker he ada keray to kiya hukam hay..?

کیا مسجد میں کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کی جاسکتی ہے حالانکہ انسان میں اتنی ہمت ہے کہ وہ کچھ ٹائم کھڑے ہوکر نماز ادا کرسکے سجدے اور رکوع میں کرسی پر بیٹھ کر ہی سجدہ اور رکوع ادا کرے تو کیا نماز ہوجائیگی اور اگر وہ مکمل نماز بیٹھ کر ہی ادا کرے تو کیا حکم ہے۔

الجواب حامداً ومصلياً

واضح ہو کہ جو شخص زمین پر سر ٹکا کر سجدہ کرنے سے عاجز ہو، لیکن قیام اور رکوع پر قادر ہو تو اس کو چاہیے کہ قراءت باقاعدہ کھڑے ہو کر کرے اور رکوع بھی باقاعدہ کھڑے ہو کر کرے اور اگر رکوع پر قدرت نہ ہو تو رکوع کا اشارہ کھڑے ہو کر بھی کرسکتا ہے اور بیٹھ کر بھی اور سجدہ بیٹھ کر اشارے سے کرے اگر بقیہ رکعتیں بھی اسی طرح پڑھ سکتا ہو تو اسی طرح پڑھے، لیکن اگر کوئی شخص پوری نماز ہی بیٹھ کر پڑھ لے تو یہ بھی جائز ہے تاہم رکوع اور سجدہ سے معذوری کی صورت میں زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے، بلاعذر اور مجبوری کے کرسی کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ البتہ عذر اور مجبوری کی صورت میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا بھی جائز اور درست ہے اور اس صورت میں رکوع اور سجدے کے لئے اشارہ کرنا بھی جائز ہے اور اگر سامنے کرسی کی نشست کے برابر یا اس سے معمولی اونچی چیز پر سر ٹکا کر سجدہ کرلے تو یہ بھی جائز ہے شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں۔

فی الدر المختار: (وإن تعذرا) ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف (لا القيام أومأ) بالهمز (قاعدا) وهو أفضل من الإيماء قائما لقربه من الأرض (ويجعل سجوده أخفض من ركوعه) لزوما.

وفی حاشية ابن عابدين: (قوله بل تعذر السجود كاف) نقله في البحر عن البدائع وغيرها. وفي الذخيرة: رجل بحلقه خراج إن سجد سال وهو قادر على الركوع والقيام والقراءة يصلي قاعدا يومئ ولو صلى قائما بركوع وقعد وأومأ بالسجود أجزأه. والأول أفضل لأن القيام والركوع لم يشرعا قربة بنفسهما. بل ليكونا وسيلتين إلى السجود. قال في البحر: ولم أر ما إذا تعذر الركوع دون السجود

(جاری ہے)

غير واقع أى لإنه متى عجز عن الركوع عجز عن السجود نهر. قال ح: أقول على فرض تصوره ينبغي أن لا يسقط لأن الركوع وسيلة إليه الخ۔ (ح-٢-ص٩٧) والله اعلم

یاسر حسین عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ کراچی
۹/۴/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
بندہ یار محمد عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۹/۴/۱۴۳۹ھ

الجواب صحیح
بندہ سیف اللہ جمیل
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۹/۴/۱۴۳۹ھ

٣٢٣٠٧
۹/۴/۱۴۳۹ھ

28/12/17